

انبياء عليهم الصلوٰة والسلام پر فلم بنانا

## توہین رسالت کے مترادف

تحریر: حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى

دی میسج (The Message) نامی فلم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس واقعات پر مشتمل ہے اس فلم کی نمائش "جو، چینیل پر ہر سال کی جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے 313 بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی بدر کی جگہ میں دکھائے گئے ہیں ان کے ناموں پر ادا کاروں نے کردار ادا کئے۔

آج کل ”پیام اسلامی شفاقتی مرکز“ نامی ادارہ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی پر قلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے ان فلموں میں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیالاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کروادیا گیا ہے اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نام بنائے گئے کرواروں پر مناق کرنا، پاگل مجتوں کہنا وغیرہ بھی قلمایا گیا ہے۔ ایسی ہی کئی تو ہیں پہنچی مثالیں ان فلموں میں حصے زیادہ موجود ہیں۔

نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیعن اور قرآن پاک کی فلم بنانے میں علماء کرام کی جو تصریحات اور آقوال ہیں وہ نقل کے جاتے ہیں اور کتب معتبرہ سے مسئلہ نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی اعظم پاکستان، اور مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کفایت امغتی میں اور مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مسائل اور انکا حل وغیرہ میں جو تصریحات فلم بنانے کے بارے میں کی ہیں وہ نقل کی جاتی ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ کا قول آلات جدیدہ میں مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ نے نقل کیا ہے ”فلم کے شرعی احکام پائسکوپ کے پرده پر خلفاء اسلام کی تصویریں متحرک بولتی گاتی اور ناچھی دکھائی جائیں اور خواتین اسلام کو پائسکوپ کے ذریعہ سے پیک میں بے پرده پیش کیا جاتا ہے یہ مظہراً معصیت (گناہ) ہے اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے اگرچہ اس تصویر کی طرف کوئی امر مکروہ بھی منسوب نہ کیا گیا ہو تو فتنہ اور تلذذ (لذت) ہی کے لئے ہو کیونکہ محرمات شرعیہ سے تلذذ با نظر بھی حرام ہے۔“

فلم دیکھانے میں جتنے نقصانات ہیں ان سب سے بڑھ کر شاعت (برائی) میں وہ صورت ہے جس میں مقتدیان دین کی اہانت (توہین) ہو کر درحقیقت وہ اہانت اسلام کی ہے جس کا تحمل (برداشت) کسی طرح طبعاً اور شرعاً ممکن نہیں اور جب ایسی فلموں کے قبایح معلوم ہو گئے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ بقدراً اپنی قدرت کے گواہ قدرت حکومت سے استعانت ہی کے لبطور پر ہوان کے انداد (ختم کرنے) میں کوشش کریں اور تماشہ دیکھنے والوں کو ان قبایح پر مطلع (خبردار) کر کے شرکت سے روکیں ورنہ اندیشہ ہے کہ سب عقاب (عذاب) خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ ملکوہ شریف کی حدیث ہے کہ مامن قوم یعمل فیهم بالمعاصی ثم یقدرون على ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک انیعمهم بعکاب ترجمہ: اگر کسی قوم میں برائی ہوتی ہے قوم اس کے بند کرنے پر قدرت رکھتی ہے لیکن بند نہیں کرتی ضرور بالضرور قریب ہے کہ اسی قوم کو عذاب عام ہو جائے گا۔ یعنی اگر خود نہیں کرتے تھے لیکن کرنے والوں کی نحوس سے وہ بھی عذاب میں جتنا ہو جائیں گے (مغلی ازالات جدیدہ مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ صفحہ 148)۔

مولانا یوسف لدھیانوی شہید اسلام نے اپنی کتاب آپ کے مسائل اور ان کا حل میں "فخر اسلام" نامی فلم کے بارے میں لکھا ہے کہ "اس فلم پر علماء کرام نے شدید احتجاج کیا اور اس کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک سازش قرار دیا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 385)۔ دوسری جگہ انگریزی زبان میں اسلامی موضوعات پر قلمائی گئی ایک فلم (جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلاں جبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹی مبارک کی آواز بھی محض طور پر سنائی گئی ہے) کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ اسلامی فلم نہیں بلکہ اسلام اور اکابر اسلام کا مذاق اڑانے کے مترادف (ہم شکل) ہے اس کا دیکھنا گناہ کبیرہ ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 386)۔ تیسرا جگہ (حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم۔ ایک یہودی سازش، جس میں مسجد قبا کی تعمیر حضرت بلاں جبشی رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دکھایا، حضرت حمزہ کا کردار بھی ایک عیسائی ادا کار نے ادا کیا اور سب سے برقی بات یہ ہے کہ اس فلم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارکہ تک دکھایا یعنی یہ مسجد قبا کی تعمیر ہو رہی ہے اور سایہ ایسٹنیٹس اٹھاٹھا کر دے رہا ہے۔ لوگ اس کو تبلیغی فلم سمجھتے ہیں) کے بارے میں لکھا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو قلمانا اسلام اور مسلمانوں کا بدترین مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ علماء امت اس پر شدید احتجاج کرچکے ہیں اور حساس مسلمان اس کو اسلام کے خلاف ایک یہودی سازش تصور کرتے ہیں۔ اسی فلم کا دیکھنا گناہ ہے اور اس کا باپیکاٹ کرنا فرض ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد نمبر 7 صفحہ نمبر

388)۔ چونچی جگہ لکھا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بنی ہوئی فلم دیکھنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر منی ہے۔ اس فلم پر دنیاۓ اسلام نے غم و غصہ کا اظہار کیا تھا اور اسلامی حکومتوں نے نہ مت بھی کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات مقدسہ کو فلم کا موضوع بنانا نہایت دل از ارتقیں ہے دشمنان اسلام نے بارہا ایسی کوششیں کیں لیکن غیور مسلمانوں نے سراپا احتجاج بن کر ان کی سازشوں کو ہمیشہ ناکام بنایا۔ یہ نہایت افسوس ناک حرکت ہے حکومت کو خود ہی اسکا نوٹس لینا چاہیے۔ اگر حکومت اس طرف توجہ نہ کرے تو مسلمانوں کو خود اسکا سد باب (بند) کرنا چاہیے، (آپ کے مسائل اور انکا حل جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 390)۔ پانچوں جگہ لکھا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تی وی، وڈیا اور فلموں پر اچھا پروگرام آتا ہے۔ اچھے مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں کیا حرج ہو گا۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ شریعت مطہرہ میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ ٹیلی و ٹرن اور وڈیو فلموں میں تصویر ہوتی ہے جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرام اور معلوں فرماتے ہیں اسکے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ام الحجاش (شراب) کے بارے میں کہے کہ اس کو نیک مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے تو قطعاً الغوبات ہو گی۔ ہمارے دور میں تی وی اور وڈیو ام الحجاش (برائیوں کا اصل) کا درج رکھتے ہیں اور یہ سینکڑوں خجاش (برائیوں کا سرچشمہ) ہیں۔ (آپ کے مسائل اور انکا حل جلد نمبر 7 صفحہ 389)

مشتبثی کفائن اللہ صاحب جو اپنے دور کے مشتبثی عظم تھے انہوں نے کفایۃ المفتی میں لکھا ہے ”موڑ کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھا تو یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مترادف ہے اور اس میں نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ تمام فرقوں کی جو نبی کے قائل اور سلسلہ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں دل آزاری اور اس کو اس فعل سے روکنا ضروری ہے۔“ (کفایۃ المفتی جلد نمبر 1 صفحہ 93)۔ دوسری جگہ لکھا ہے جلتی پھرتی تصویریں فلموں پر دیکھنا محض اپریل ہو گئے کے طور پر ہوتا ہے۔ تصویر سازی حرام ہے اور تصویر بینی اور تصویر نہماںی اعانت علی الحرام ہے اس لئے فلم خواہج کے مناظر کی بنائی ہو دیکھنی و کھانی ناجائز ہے۔ (کفایۃ المفتی جلد نمبر 9 صفحہ 205)

### فلم کی ممانعت کے بارے میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا متفقہ فتویٰ

### استکارا خراج فیلم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

### رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فلم بنانے کی ممانعت

وقد عرض هذا الموضوع على المجلس التأسيسي لرابطة العالم الإسلامي بمكة المكرمة

فقرر: تحريم إخراج فيلم عن النبي ﷺ، وتحريم تمثيل الصحابة رضي الله عنهم، وذلك في المادة السادسة من قراره المتعدد في دورته الشلاة عشرة المنعقدة خلال المدة من اشعaban ۱۴۹۱هـ إلى ۱۴۹۲هـ، وهذا نص المادة المذكورة: يقرر المجلس التأسيسي بالإجماع تحريم إخراج فيلم محمد الرسول ﷺ؛ لما فيه من تمثيله ﷺ بألة التصوير الكاميرا مشيرة إليه و إلى موضعه و حركته وسائر شعونه بالتحديد، وتمثيل بعض الصحابة رضي الله عنهم في مواقف عديدة ومشاهد مختلفة وهو محرم بالإجماع.

(مجموعہ فتویٰ و مقالات متعددہ لابن باز رحمۃ اللہ علیہ من المجلد الاول ص 413)

ترجمہ: مذکورہ عنوان کے متعلق مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تائیسی میں بحث ہوئی اور اس مجلس نے فیصلہ دیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فلم بنانا حرام ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمثیل بھی حرام ہے اور یہ قرار دادیکم شعبان ۱۴۹۱ھ سے ۱۴۹۲ھ کے دوران منعقد ہونے والے تیرہ ہویں اجلاس کے دوران منظور ہوئی جس کا مکمل متن یہ ہے کہ: مجلس تائیسی اتفاقی طور پر فیصلہ کرتی ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فلم بنانا حرام ہے کیونکہ اس فلم میں کسیے کے ذریعہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثیل پیش کی جاتی ہے جس سے تمثیلی طور پر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ، حرکات و سکنات اور زندگی کے دیگر افعال کے بارے میں معینہ طور پر آگاہ کیا جاتا ہے اسی طرح مختلف مقامات اور متفرق مناظر میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمثیل ہے اور یہ دونوں کام بالاتفاق حرام ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، مفتی محمد شفیعؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تصریحات سے 10 نکات سامنے آتے ہیں جو درج ذیل ہیں

### فلموں میں انبیاء علیہم السلوک و السلام

### کے واقعات کا دیکھنا اور دھکانا قطعی حرام اور عذاب الہی کو دعوت ہے

(1) انبیاء علیہم الصلوک و السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمیعن اور قرآن پاک پر فلم بنانا، چنانیہ ان حضرات مقدسہ کی توہین اور مسلمانوں کی دل آزاری کی زبردست شرارت ہے۔ اس سے کفر کا بڑا خطرہ، گناہ کبیرہ اور قطعی حرام ہے۔

(2) تمام مسلمان اور اہل کتاب جیسے یہود و نصاریٰ جوان بیان کرام یعنی موسیٰ علیہ الصلوک و السلام، عیسیٰ علیہ الصلوک و السلام کے ماننے والے ہیں سب مل کر فوری حکومت سے احتجاج کے ذریعے اس پر پابندی لگوائیں بلکہ حکومت کے ذمہ دار ان بھی ایمانی تقاضا کے تحت ان فلموں کو جلد از جلد بند کروائیں۔ اس سلسلے میں اگر کوئی شخص ان فلموں کے بارے میں باز نہیں آتا تو اس کو توہین رسالت کے مقدمہ میں پکڑنا چاہیے۔ یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔ اگر کوئی آدمی ہمارے ماں باپ پر فلم بنائے تو ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے چہ جائیکہ توہین رسالت، توہین اسلام اور توہین کلام اللہ پر فلمیں بنائی جائیں۔

(3) تی وی، ویسی آر، کیبل کا استعمال کرنا اور ایثر نیٹ، موبائل پر فلمیں (جن میں عورتیں اور غیر شرعی پروگرام آتے ہیں) دیکھنا یہ تمام ام الحجاش (برائیوں کی اصل) ہے۔ اس کا قصد ادیکھنا حرام اور اس سے لذت لینا اور زیادہ خطرناک ہے اور انبیاء علیہم الصلوک و السلام کی فلمیں بنانا یا چلانا یا دیکھنا اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس سے ایمان سلب

(نکلنے) ہونے کا خطرہ ہے۔ اور ابدالاً باد جہنم میں جانے کا ذرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کے زوال سے سارے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

(4) اگر بعض لوگ ضد میں آ کر انہیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فلموں کا دیکھنا اور چلانا نہیں چھوڑتے اور حکومت بھی اس کو بنڈنیں کرواتی اور لوگ بھی قدرت رکھنے کے باوجود ان فلموں کو بنڈنیں کرواتے تو موت سے پہلے ان پر عذاب آنے کا سخت ذرہ ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

(5) پہلے بھی کفریہ ممالک نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم بنانے کی شرارت شروع کی تھی جس پر مسلمانوں کے شورچانے، احتجاج اور فریاد کرنے سے یہ سلسلہ بند اور ناکام ہو گیا تھا۔ لیکن اب انہیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فلمیں بنانے اور دکھانے میں یہ قوی خطرہ ہے کہ جب ہم مسلمانوں کو انہیਆ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی فلمیں بنانے اور دکھانے پر غیرت نہیں آتی تو پھر کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلم بنانے اور دکھانے کا موقع مل جائے گا۔

(6) انہیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجھیں کی زندگی پر فلمی اگئی اسلامی یا تبلیغی فلمیں جیسے فجر اسلام، دی مسیح وغیرہ یہ سب اسلام و شمنوں کی شرارت ہے اور مسلمانوں کے مقدس حضرات سے مذاق اور توہین کے مترادف ہے۔ اس کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جس نے اس کا رد کیا اور غم و غصے کا اظہار کیا اس نے غیرت ایمانی کا ثبوت دیا اور اس قسم کی فلم بنانے والوں پر توہین رسالت کا مقدمہ کرتا چاہیے۔ جس ذریعے (تصویریوں) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہو اور حرام قرار دیا ہو اس سے دین کا سیکھنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا جانانا نہیں ہو سکتا۔ آج تک ایک مسلمان بھی ایسا نہیں کہ جو قلم یا لپوہ وی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ کے طریقہ پر عمل کرنے والا ہے گیا ہو۔

(7) مکہ مکرمہ کے دارالاوقاء سے بھی متفقہ فیصلہ آچکا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فلم بنانے کو متفقہ طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ و مقالات متنوہ لاہور بازار حرمۃ اللہ علیہ من الجلد الاول صفحہ 413)

(8) آج کل فلم میں جو دکھایا جاتا ہے کہ ایک آدمی اپنے آپ کو یعقوب علیہ السلام یا یوسف علیہ السلام یا ابراہیم علیہ السلام (جو اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں) کے طور پر ظاہر کرتا ہے اور دیکھنے والے اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ اس میں دو بڑی خطرناک باتیں ہیں۔

(الف) غیر نبی کو نبی سمجھنا یہ کھلمنا کفر ہے۔ کہ داردا کرنے والے کے لئے بھی اور دیکھنے والے کے لئے بھی۔

(ب) کوئی کافر بخس ناپاک آدمی اپنے آپ کو اول العزم نبی کہلوتا دیکھایا جاتا ہو تو دیکھنے والے کے ذہن میں وہی منہوس شکل بیٹھ جاتی ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سننے سے وہی خبیث آدمی کی شکل ذہن میں آئے گی۔ یہ حقیقت حضرت کی بات ہے کہ مقدس حضرات علیہم الصلوٰۃ والسلام جو خوبصورت اور خوب سیرت حضرات ہیں ان کو اس منہوس شکل سے دکھانا یاد دیکھایا۔ انہیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور مقدس حضرات کی توہین اور اسلام کا مذاق اڑانا اور مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اگر اس پر بھی ہم مسلمانوں کی ایمانی غیرت جوش میں نہیں آتی تو پھر کب آئے گی؟

(9) سب مسلمانان مل کر حکومت کے ہدیدہ داروں کو جواب اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، ساتھ شامل کر کے ہر شہر میں زبردست احتجاج کریں کہ ان فلموں کو فوری طور پر بندر کر دیا جائے اور جو کوئی شخص ایسا ہو جو ان فلموں کو ضد کر کے چلائے تو اس کو توہین رسالت کے مقدمہ میں گرفتار کرنا چاہیے۔ اور اسی احتجاج میں عوام انس کو اطلاع دیتی ہے۔ مستقبل کے لئے اگر کوئی شخص ایسا ہو جو ان فلموں کو ضد کر کے چلائے تو اس کو توہین رسالت کے مقدمہ میں گرفتار کرنا چاہیے۔ اور اسی احتجاج میں عوام انس کو اطلاع دیتی چاہیے کہ جس نے فلم چلائی یا دکھائی وغیرہ سب اخلاص کے ساتھ توبہ کریں۔ سارے مسلمان کوشش کریں کرام اخبار (براہیوں کی اصل) ہی وہی، وہی آر، کیبل تصویر والے موبائل وغیرہ گھروں سے نکال دیں۔ انھیں سے ساری براہیاں، خرابیاں اور معاشرہ کا بگاڑنا وجود میں آتا ہے۔ خصوصاً انہیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فلموں کو فوراً ختم کریں۔ ان فلموں کے ساتھ ایمان پچتا مشکل ہے۔

(10) لوگوں کو ایمان سے نکالنے کا بڑا احمدہ۔ انہیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جتنی فلمیں بھی نہیں ہیں یہ کسی مسلمان علماء نے نہیں بنائیں بلکہ یہ کفریہ ممالک کی شرارت سے کسی کافر آدمی کو مقرر کر کے بنائی گئی ہیں کیوں کہ مسلمان یہ جرائم نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں وہ موسیٰ ہوں جو نبی تھے ایسا کرنے سے وہ کافر بن جاتا ہے۔ اور ہماری اطلاع کے مطابق ان فلموں میں سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان خراب کرنے کے لئے قرآنی واقعات غلط طریقے سے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے تم دین کا کوئی مسئلہ کسی کافر سے پوچھو۔

تحریر: حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدحکلہ العالی لور الائی والے

0302-3807299 0333-3807299